بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — Regd. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم جمعہ ۔ ۱۱ شوال ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ ۔ ۳ احسان ۱۳۳۴ ہش ۔ ۳ جون ۱۹۵۵ء ۔ نمبر ۱۳۲

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

حضور ایدہ اللہ کی صحت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً بہتر ہے

ربوہ ۲ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے کل شام جنیوا سے بذریعہ تار جو اطلاع موصول ہوئی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

جنیوا (سوئٹزرلینڈ) ۳۱ مئی بوقت ساڑھے بارہ بجے شب

"آج حضور ایدہ اللہ نے مشہور و معروف ہومیو پیتھ معالج ڈاکٹر شمڈ سے مشورہ کیا جنہوں نے مکمل معائنہ کے بعد علاج تجویز کیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ کی صحت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت کامل عطا فرمائے۔ مشتاق احمد باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ہڑتالیوں نے برطانیہ کی ٹریڈ یونین کانگریس کی اپیل مسترد کر دی

برطانیہ میں ریلوے ملازمین کی ہڑتال کا پانچواں دن

لندن ۲ جون۔ آج برطانیہ میں ریلوے ملازمین کی ہڑتال کا پانچواں دن ہے۔ کل برطانیہ کی ٹریڈ یونین کانگریس نے ریلوے ملازمین سے ہڑتال بند کرنے کی اپیل کی تھی۔ لیکن انہوں نے اسے منظور نہیں کیا۔ یہ ہڑتال ریلوے انجینئروں اور فائرمینوں کی ٹریڈ یونین نے کرائی ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔ برطانیہ کی نیشنل ٹریڈ یونین اس ہڑتال کے خلاف ہے۔ دونوں مخالف یونینیں ایک دوسرے کو اپنے اپنے نقطۂ نظر کے قریب لانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ریلوے کی آمد و رفت معطل ہو جانے سے دوسرے کارخانوں اور صنعتوں پر بھی اثر پڑا ہے۔ ادھر بندرگاہوں کے ملازمین کی ہڑتال کی وجہ سے ۱۵۰ جہازوں میں کام رکا ہوا ہے۔

روس اور جاپان کے درمیان مذاکرات شروع ہو گئے

لندن ۲ جون۔ کل روز یہاں جاپان کے صلحنامے کے متعلق روس اور جاپان کے نمائندوں کی بات چیت شروع ہو گئی۔ ان مذاکرات میں جاپانی وفد کی قیادت برطانیہ میں جاپان کے ایک سابق سفیر مسٹر متسوموتو کر رہے ہیں۔ روسی وفد کے رہنما روسی سفیر مقیم انگلستان مسٹر جیکب ملک ہیں۔ ۱۹۴۵ء کے بعد روس اور جاپان کے درمیان صلحنامے کے متعلق یہ پہلی بات چیت ہے۔ ان مذاکرات میں حالتِ جنگ ختم کرنے جاپانی قیدیوں کی رہائی جاپانی علاقے پر روسیوں کے قبضے اور اقوام متحدہ میں جاپان کی شرکت کے مسائل پر بات چیت کی جائے گی۔

تین مغربی طاقتوں اور یوگوسلاویہ کے درمیان کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز

واشنگٹن ۲ جون۔ امریکی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ تین مغربی طاقتوں اور یوگوسلاویہ کے درمیان کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ ترجمان نے مزید بتایا کہ اس بارے میں مغربی طاقتوں کے سفارتی نمائندوں کے درمیان کئی ملاقاتیں ہو چکی ہیں۔ لیکن کانفرنس بلانے کا ابھی قطعی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

شاہ اردن برطانیہ کے سرکاری دورے پر

عمان ۲ جون۔ اردن کے شاہ حسین اور ملکہ دینا ۷ جون کو سرکاری دورے پر برطانیہ جا رہے ہیں۔

ہندوستان کا ثقافتی وفد چین جا رہا ہے

نئی دہلی ۲ جون۔ ہفتہ کے روز ہندوستان کا ایک ثقافتی وفد چین روانہ ہو رہا ہے۔ بھارت کے نائب وزیر خارجہ مسٹر ... اس وفد کے رہنما ہوں گے۔ یہ وفد چین کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کرے گا۔ دو ہفتہ سے زائد عرصہ تک قیام کریں گے۔

روس نے ایران کا ۶ ٹن سونا واپس کر دیا

سونے کی دوسری قسط آئندہ ماہ ایران کے حوالے کی جائے گی

تہران ۲ جون۔ گذشتہ جنگ عظیم کے دوران روس ایران سے جو سونا لے گیا تھا اس میں سے اس نے کل چھ ٹن سونا ایران کو واپس کر دیا یہ سونا کل روس اور ایران کی سرحد پر ایرانی حکام کے حوالے کیا گیا۔ اب ایران کی بکتر بند گاڑیاں یہ سونا اپنی حفاظت میں تہران لائیں گی اور اسے ایران کے نیشنل بنک میں منتقل کر دیا جائے گا۔ روس یہ سارا سونا ایران کو واپس کرنے پر رضامند ہو گیا ہے۔ چنانچہ ایک اطلاع کے مطابق وہ اس کی دوسری قسط اگلے ماہ ایران کے حوالے کر دے گا۔

مصر اور اسرائیل کے سرحدی تنازعات

میجر جنرل برنز کی چار نکاتی تجاویز

قاہرہ ۲ جون۔ مصر اور ایران کے درمیان سرحدی جھڑپیں بند کرانے کے لئے عارضی صلح کمیشن کے صدر میجر جنرل برنز نے چار تجویزیں پیش کی ہیں۔ ان میں سے ایک تجویز یہ ہے کہ فریقین کے جو فوجی دستے سرحدوں پر گشت کریں ان کے ساتھ اقوام متحدہ کے مبصر بھی شامل ہوں۔ میجر جنرل برنز نے کل وزیر اعظم مصر کرنل جمال عبدالناصر سے ملاقات کی اور ان پر زور دیا کہ وہ ان کی پیش کردہ تجاویز مان لیں۔

کراچی ۲ جون۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی آج ڈھاکہ روانہ ہو رہے ہیں۔ جہاں آپ ایک ...

عراق اور ترکی کے وزراء اعظم کی ملاقات

بغداد ۲ جون۔ عراق کے وزیر اعظم جناب نوری السعید ترکی کے وزیر اعظم سے بات چیت کرنے کے لئے آج بغداد سے استنبول پہنچ رہے ہیں۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق دونوں وزراء اعظم مصر سعودی عرب اور شام کے مجوزہ دفاعی معاہدے کے بارے میں تبادلہ خیالات کریں گے۔ عراقی وزیر اعظم ترکیہ میں تین روز ٹھہرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

جسٹس کارنیلیس کا نیا اعزاز

جنیوا ۲ جون۔ بین الاقوامی مزدور ادارے کے ڈائرکٹر جنرل مسٹر ڈیوڈ مورس نے اعلان کیا ہے کہ بین الاقوامی ادارے کے سابق صدر سر ارنلڈ کی زیر قیادت ایک تحقیقاتی کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ جو ادارے کے ہر رکن ملک سے مزدوروں اور کارخانہ داروں کی انجمنوں پر حکومت کے کنٹرول کی تحقیقات کرے گی۔ پاکستان فیڈرل کورٹ کے ایک جج جسٹس اے آر کارنیلیس کو اس کمیٹی کا رکن مقرر کیا گیا ہے۔

پاکستان اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان معاہدہ

کراچی ۲ جون۔ امریکی اقتصادی امداد کے تحت دس لاکھ ڈالر کی مالیت کا موتی دھاگہ حاصل کرنے کے لئے پاکستان آئندہ دو تین روز میں سوئٹزرلینڈ سے ایک معاہدے پر دستخط کرے گا۔

برطانیہ میں پاکستانی بینڈ کی مقبولیت

کراچی ۲ جون۔ برطانوی مرکز اطلاعات کی ایک خبر سے معلوم ہوا ہے کہ منگل کے روز شاہی ٹورنامنٹ میں پاکستانی پولیس بینڈ کے مارچ اور قوالی کو بہت سراہا گیا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔
ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳ جون ۱۹۵۵ء

تنازعہ کشمیر اور نئے عذرات

بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے ایک اخباری کانفرنس میں حال ہی میں کشمیر اور پاکستان کے ساتھ تعلقات کے متعلق جو باتیں کہی ہیں افسوس ہے کہ وہ باتیں بجائے ان معاملات کو سلجھانے میں مدد دینے کی بجائے اور بھی الجھانے والی ہیں۔ اور یہ امر جس سے وہ لوگ جن کو نہرو دلی ملاقات سے حالات کے بہتر ہونے کی امید بندھ گئی تھی ضرور مایوس ہوں گے۔

یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ بھارت اور پاکستان کے عوام دل سے چاہتے ہیں کہ دونوں ملکوں کے مابین جو تنازعات ہیں وہ رفع ہو جائیں کیونکہ اس میں ہر دو ملکوں کے عوام کی بہتری ہے۔ لیکن جوں جوں ان کو بہتر بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پنڈت نہرو کوئی نہ کوئی ایسی بات نکال لیتے ہیں کہ جس سے معاملہ کھٹائی میں پڑ جاتا ہے۔

ہمارا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے۔ جیسا کہ پنڈت جی نے اسی تقریر میں دہرایا بھی ہے۔ کہ پنڈت نہرو ان معاملات کا پرامن حل نہیں چاہتے۔ وہ ایسا ہی چاہتے ہوں گے۔ اور پاکستان اور بھارت کے بہت سے سربرآوردہ لوگ ایسا ہی چاہتے ہیں۔ مگر نری خواہشات سے نہ تو کبھی کوئی بات حل ہوئی ہے۔ اور نہ ایسی امید رکھی جا سکتی ہے۔ جب تک کہ ان خواہشات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے آمادگی نہ ظاہر کی جائے۔

جیسا کہ ہم نے ابھی کہا ہے کہ ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ پنڈت نہرو نے اپنی متذکرہ تقریر میں جو کچھ کہا ہے۔ وہ ایسا ہے کہ ہر غور کرنے والا اسی نتیجہ پر پہنچے گا کہ پنڈت جی ہرگز اس معاملہ کو خاصکر معاملہ کشمیر کو صلح و صفائی سے حل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا ہے کہ معاملہ کشمیر پر جو بھی غور ہوگا وہ یورپ کے حالیہ معاہدات کی روشنی میں ہوگا آپ نے کہا ہے کہ پاکستان کو امریکی امداد کے بعد سے بین الاقوامی امور خاصے آگے بڑھ گئے ہیں۔ مثلاً مغربی ایشیا کے ممالک میں نئے نئے معاہدات کی وجہ سے پاکستان پابند ہو گیا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ معاہدات کا یہ نظام مشرق وسطےٰ سے پاکستان تک پھیل گیا ہے۔ اور اب بھارت کی تمام سرحدوں تک پہونچ گیا ہے۔ اور اس طرح اب یورپ کی حدیں بھارت سے مل گئی ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آزاد ممالک کے اپنے معاملات پر دخل دینا ہمارا منصب نہیں ہے۔ لیکن ان کے نتائج کو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ یہ بات ہمارے لئے انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ کہ اس قسم کے فوجی معاہدات براہ راست ہمارے پڑوس تک پہونچ گئے ہیں۔ اور اگر جنگ ہوئی تو مجھے امید ہے۔ کہ یہ ہماری حدوں تک پہنچ جائے گی۔"

(ملت مورخہ ۲ جون ۱۹۵۵ء)

ہماری ناقص رائے میں یہ باتیں تو بلکہ ایسی تھیں جن کا اثر دونوں ملکوں کے تعلقات پر خوشگوار پڑنا چاہیئے تھا۔ اور بھارت کو پاکستان کے ساتھ زیادہ قریبی دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تھی۔ تا کہ اگر خدانخواستہ کبھی دنیا کے حالات خراب ہو جائیں۔ تو دونوں ملک ان کا مقابلہ نہ بھی کریں۔ تو پھر بھی پاکستان بھارت کے لئے حفاظتی دیوار کا کام دے۔

ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ ہمیں یقین ہے۔ کہ پنڈت جی نیک نیتی سے باہمی تنازعہ معاملات کو پرامن طریقوں سے حل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ مگر اتنا ضرور کہیں گے۔ کہ آپ بعض حالات سے خواہ مخواہ متاثر ہو جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ یہ معاملات طے ہونے میں نہیں آتے۔ حالانکہ اگر پنڈت جی ان بیرونی حالات سے متاثر نہ ہوتے۔ تو یہ تنازعات خاصکر تنازعہ کشمیر ایک مدت سے حل ہو چکا ہوتا۔

معاملہ کشمیر میں اصل سوال تو باشندگان کشمیر کی بہبودی ہے۔ ان کا حق خود ارادیت ہے۔ جس کا سب سے زیادہ پاس دونوں ملکوں کی حکومتوں کو ہونا چاہیئے۔ اور یہ سوال کہ دونوں میں سے وہ کس کے ساتھ ملحق ہونا چاہتے ہیں۔ انہیں کے طے کرنے کی چیز ہے۔ اس صورت میں بھی اگر بالفرض وہ پاکستان کے حق میں فیصلہ کریں۔ تو بھارت کو بجائے خطرہ محسوس کرنے کے خود حفاظتی کے نقطۂ نظر سے بھی مطمئن ہونا چاہیئے۔ البتہ اسے پاکستان کے ساتھ عادلانہ اور مخلصانہ سلوک کرنا ضروری ہے۔ جس سے وہ پاکستان کی صورت میں ایک ایسا دوست حاصل کر سکتا ہے۔ جو بوقت ضرورت اس کی سرحدوں کو مضبوط رکھنے میں اس کا مددگار بن سکتا ہے۔

ہماری رائے اب بھی یہی ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی اس کا اظہار کر چکے ہیں۔ کہ دنیا کے حالات خواہ کچھ بھی ہوں۔ بھارت اور پاکستان کے باہمی خوشگوار تعلقات ہر حال میں دونوں ملکوں کے لئے فائدہ مند ہیں۔ اور ہمیں بجائے دنیا کے حالات سے متاثر ہو کر اپنے تنازعات پر غور و خوض کرنے کے عدل و انصاف اور امداد باہمی کے اصول کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

صالحین کا جلوس

مولانا عبد الماجد صاحب کے اخبار صدق جدید میں "سچی باتیں" کے زیر عنوان مندرجہ ذیل نوٹ شائع ہوا ہے۔ جو قارئین الفضل کے افادہ کے لئے ذیل میں بلا تبصرہ شائع کیا جاتا ہے۔

"صالحین کا جلوس جماعت اسلامی پاکستان کے ایک نقیب کے کالموں سے:۔

"مولانا مودودی کی پھولوں سے لدی ہوئی گاڑی ٹھیک سوا آٹھ بجے لاہور سٹیشن میں داخل ہوئی۔ گاڑی کی آمد پر فضا ایک دم نعرۂ تکبیر اللہ اکبر اور دستور اسلامی زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ ۔ ۔ ۔ ہزارہا انسانوں کا جم غفیر مسلسل پورے جوش کے ساتھ نعرے بلند کر رہا تھا۔ مولانا مودودی کو گاڑی سے اترنے کے بعد ہاروں سے لاد دیا گیا۔ اور چاروں طرف سے مسلسل پھولوں کی بارش کی گئی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پلیٹ فارم پر پھولوں کی خوشبو کے علاوہ بے شمار اگربتیاں جلائی گئی تھیں۔ جن کی وجہ سے پوری فضا مہک رہی تھی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مولانا مودودی کو پورے پلیٹ فارم پر بچھی ہوئی دو رویہ لائن میں سے گزارا گیا۔ اس وقت مولانا مودودی کو اس قدر ہار پہنائے گئے کہ ان کا چہرہ چھپنے کے قریب ہو گیا۔ اور آخرکار مولانا مودودی کو بار بار ہار اتارنا پڑے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پولیس نے جو بھاری تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر موجود تھی۔ لوگوں کو ایک طرف کیا۔ اور مولانا کو کار میں بٹھا دیا گیا۔"

استقبال یہ دھوم دھام بجائے خود قابل مبارکباد۔ لیکن یہ روئداد پڑھ کر معاصر اور حریف پارٹیوں مسلم لیگ، عوامی مسلم لیگ، احرار وغیرہ کے لیڈروں کو معلوم نہیں۔ غالب کا وہ مصرعہ یاد آیا یا نہیں کہ

دل لگا کر آپ بھی غالب انہیں سے ہو گئے

یہ دھوم دھام یہ اژدہام یہ پولیس کا انتظام یہ پھولوں کی بارش یہ نعروں کا زور شور تو اب تک صرف دنیا اور غیر صالح قسم کے لیڈروں کی خصوصیات میں سمجھا جاتا تھا۔ خوب ہوا جو آج سے اسکو بھی صالحیت کی سند مل گئی۔" (صدق جدید ۲۷ مئی)

جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات (کانووکیشن) مورخہ ۱۹ جون بروز اتوار صبح آٹھ بجے منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر ڈگری لینے والے جملہ طلباء کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ایک روز قبل ربوہ پہنچ جائیں۔ قبل ازیں یہ تاریخ ۵ جون مقرر تھی۔ لیکن بوجہ امتحانات یونیورسٹی اب مورخہ ۱۹ جون تبدیل کر دی گئی ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج)

قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے قائد منتخب ہوئے ہیں۔ مکرم مولوی صاحب آج کل ربوہ کی مجالس کا دورہ کر رہے ہیں۔ اور خدام کو اپنی ذمہ داریوں کے سمجھنے اور بیدار ہونے کی تلقین فرماتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی مساعی کو بابرکت بنا دے۔ آمین

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

میٹرک پاس کرنیوالے طلباء کے متعلق ایک ضروری اعلان

میٹرک کا نتیجہ شائع ہو چکا ہے۔ جن طلباء نے اپنی زندگیاں اشاعت اسلام کے لئے وقف کی ہوئی ہیں۔ اور وہ میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ وہ اپنے نمبروں اور مضامین سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کو انٹرویو کے لئے بلایا جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

انڈونیشیا میں اسلام کی آمد

— از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ انڈونیشیا —

(۲)

تیرھویں صدی اور اسلام

تیرھویں صدی ایسا زمانہ ہے جس کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ صحیح رنگ میں اسلام کی ابتداء۔ مسلمانوں کا خاص طور پر اس ملک میں آنا اور یہاں رہنا سہنا اسی صدی میں ظہور میں آیا۔ اور اسی صدی میں ان گہرے تعلقات کی ابتداء قابل ذکر رنگ میں وجود میں آئی۔ جو بعد میں عظیم الشان نتائج کا موجب ہوئے۔

شمالی سماٹرا کے متعلق تو وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ تیرھویں صدی کے آخر میں وہاں مسلمانوں کے اثر و رسوخ کی ابتداء ہو چکی تھی۔ پرانی قبروں کے آثار سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں ایک قبر سلطان ملک الصالح نامی حکمران کی ہے۔ جن کی وفات ۱۲۹۷ء (یعنی ۶۳۵ھ) ہوئی۔ اور گمان کیا جاتا ہے کہ سمدرا کی مشہور اسلامی بندرگاہ جو شمالی سماٹرا میں اسلام کے ضمن میں خاص طور پر قابل ذکر مقام ہے۔ اسی بادشاہ نے آباد کی ہو۔ یہ وہی بندرگاہ ہے جس کا ذکر ابن بطوطہ نے بھی اپنے سفرنامہ میں کیا ہے (اور بادشاہ وقت کی تعریف بھی کی ہے) نیز ابن بطوطہ نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ یہاں پر اسلام چونکہ گجرات سے آیا ہے۔ اس لئے عام شارکت پر بھی ہندو اثر غالب ہے۔

جاوا کی بندرگاہوں میں بھی اس زمانہ میں مسلمانوں کا وجود ثابت ہے۔ اور اس کے آثار ملتے ہیں۔ مگر یہ مسلمان چونکہ ابھی کسی شمار میں نہیں تھے۔ اس لئے عام تاریخی کتب میں اس زمانہ کے مسلمانوں کا کوئی خاص چرچا یا ذکر نہیں ہے۔ تاہم ان کے وجود کو ہر رنگ تسلیم کیا گیا ہے۔ جس سے انکار کی گنجائش نہیں۔

مارکو پولو کی آمد

اسی تیرھویں صدی کے آخر میں اٹلی کا سیاح مارکو پولو چین سے ایران جاتے ہوئے اس ملک سے گزرا اور سمدرا کی بندرگاہ میں (جس کا اوپر ذکر آ چکا ہے) کوئی ۵ ماہ قیام کیا۔ یہ ۱۲۹۲ء کا زمانہ تھا۔ مارکو پولو کے لمبے قیام کا سبب دراصل ہوائی رخ کا انتظار تھا۔ جو اس کے سفر کے لئے ضروری تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ اس کی آمد کے زمانہ میں سمدرا کے لوگ تو ابھی مسلمان نہ تھے۔ مگر وہاں کی ایک اور بندرگاہ Perlak کی ساری آبادی مسلمان تھی۔ نیز لکھا ہے۔ کہ مارکو پولو کی آمد کے چند ہی سال بعد یعنی ۱۲۹۷ء تک سمدرا کے لوگ بھی ... انڈونیشیا کی ایک مشہور شخصیت حاجی آگو سالم جو حال ہی میں فوت ہوئے ہیں۔ انہوں نے بھی اس بارہ میں گہری تحقیق کی ہے کہ اسلام انڈونیشیا میں کب آیا۔ اور بالآخر وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ انڈونیشیا کے تعلقات اس میں کچھ شک نہیں کہ مسلمان تاجروں کے ساتھ بہت ہی پرانے ہیں۔ لیکن صحیح رنگ میں اگر دیکھا جائے۔ کہ اسلام کے پھیلنے کی واقعی اور قابل ذکر ابتداء تیرھویں صدی کا ابتدائی زمانہ یعنی چھٹی صدی ہجری ہی قرار پاتا ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور حوالہ بارھویں صدی کے آخر میں اسلام کی آمد کا بھی ملتا ہے جو ایک ڈچ مورخ Stutterheim کی کتاب De Islam in Indonesia سے دستیاب ہوا ہے اس نے لکھا ہے کہ شمالی سماٹرا میں اسلام کی ابتداء ۱۱۹۶ء میں ہو چکی تھی۔

خلاصہ

مذکورہ حالات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ قابل ذکر رنگ میں اسلام کی آمد بارھویں صدی کے آخر یا تیرھویں صدی کے شروع یعنی چھٹی صدی ہجری میں ہوئی۔ اور اس سے قبل کے زمانہ میں جو آپس کے تعلقات ایک دوسرے سے تھے انہیں محض تجارتی رنگ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اور جس میں مسلمانوں کا آنا جانا تجارت کے پیش نظر تھا۔ نہ کہ اشاعت اسلام کے مقصد سے۔ اس تجارتی زمانہ کی ابتداء دوسری ہجری تک بھی قیاس کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ حاجی آگو سالم نے بھی اپنی تحقیق میں اس کی ابتداء کو ۶۷۴ء تک ممتد کیا ہے۔ اور جس کی تفصیل یوں بیان کی جاتی ہے۔

تجارتی زمانہ

تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ ۷۵۸ء میں چین کی بندرگاہ کینٹن میں عربوں کی تجارت تھی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ملک میں کچھ گڑبڑ ہوئی۔ اور یہ تجارت بند ہو گئی۔ اور مسلمان تاجر بھی وہاں سے غائب ہو گئے۔ تاریخ سے اس بات کا پتہ نہیں چلتا کہ وہ مسلمان کہاں گئے۔ اس کے بعد ۹ ویں صدی میں پھر تجارت شروع ہو گئی۔ اور پہلے سے زیادہ منظم رنگ میں ہونے لگی۔ چنانچہ کینٹن میں مسلمانوں کی ایک تنظیم کا پتہ چلتا ہے۔ ایک امام الصلوٰۃ کا تقرر بھی ثابت ہے اور ایک قاضی کا بھی۔ مگر ۸۸۰ء میں حالات پھر کچھ ایسے پیدا ہوئے کہ مسلمانوں کی یہ تجارت پھر منقطع ہو گئی۔ اور وہ قافلے جو چین تک آیا کرتے تھے۔ ملایا کی بندرگاہ Kedah تک رہ جانے لگے۔ قریباً ایک سو سال تک یہ حالت رہی۔ آخر ۹۷۱ء میں چین کے بادشاہ نے پھر غیر ملکی تاجروں کو اپنے ملک میں آنے کی دعوت دی۔ اور بعض نئی مراعات کا وعدہ بھی کیا۔ چنانچہ تیسری دفعہ پھر مسلمانوں کی تجارت پہلے سے زیادہ منظم رنگ میں شروع ہوئی۔ اور ایک لمبے عرصے تک قائم رہی۔

تجارت کے اس تیسرے دور میں مسلمانوں کو شاہ چین کے دربار میں رسائی بھی حاصل ہونے لگی۔ اور عزت بھی دی جانے لگی۔ چنانچہ ان کی تجارت کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ ۱۱۷۸ء کے متعلق لکھا ہے کہ چین کی تجارت سب سے زیادہ عرب ممالک کے ساتھ تھی۔ اور اس کے بعد جاوا اور سماٹرا تھے۔

اس زمانہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جاوی لوگ خاص طور پر عربوں سے متعارف ہوئے۔ یہ تعارف ایک طرف جہاں چین میں حاصل ہوا۔ وہاں خود اس ملک میں بھی واقفیت کے ایسے بہت سے مواقع پیدا ہو گئے اور آپس کے میل جول میں ترقی ہوئی اس زمانہ کے تجارتی قافلوں کے لئے ہفتوں کے لمبے سفر کے بعد ایسی جگہوں پر قیام ایک لازمی چیز ہے۔ جہاں سے وہ کھانے پینے کی اشیاء فراہم کر کے اگلی منزل کے لئے روانہ ہو سکیں اس غرض کے لئے انڈونیشیا کے ساحلی مقامات ان کے لئے بہت ہی مفید مطلب تھے۔ بعض دفعہ ہوائی رخ کے انتظار میں انہیں کافی لمبا وقت ٹھہرنا پڑ جاتا تھا۔ جس کے لئے ملاکا اور شمالی سماٹرا کے ساحل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان ملاقاتوں کے نتیجہ میں ان کے تجارتی تعلقات بھی بڑھے۔ اور ساتھ مذہب اسلام سے شناسائی بھی ہوئی۔ اور آہستہ آہستہ اس کے مفید نتائج برآمد ہونے لگے۔

دسویں صدی میں مسلمانوں کے اس ملک میں آنے جانے کا ثبوت المسعودی کی کتاب Murudjal Dzahab سے بھی پتہ ملتا ہے جس میں جاوا کے بعض حکمرانوں کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ یہ سیاح ۹۵۷ء یعنی ۳۴۶ھ میں فوت ہوئے۔

اس کے بعد گیارھویں صدی میں مسلمانوں کے یہاں موجود ہونے کا ثبوت بہت حد تک یقینی ہے۔ اس کی شہادت بعض آثار قدیمہ سے ملتی ہے۔ مشرقی جاوا میں ایک مسلمان عورت فاطمہ بنت ماموں کی قبر کا کتبہ ملا ہے۔ جس پر ۱۰۸۲ء یعنی ۴۷۵ھ کا سن لکھا ہے۔ مورخین اسے مسلمانوں کے وجود کے بارے میں ایک قدیم ترین ثبوت قرار دیا ہے۔ مگر اس بارے میں محققین نے کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی۔ کہ کیا یہ مسلمان عورت مستقل طور پر یہاں مقیم تھیں یا مسافری کی حالت میں ان کی وفات ہوئی۔ لیکن جہاں تک موجود ہونے کا سوال ہے۔ اسے پورے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔

آخر پر اس امر کا اظہار دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کہ جہاں تاریخ پورے طور پر اس حقیقت کا ساتھ دیتی ہے۔ کہ اسلام کی آمد اس ملک میں گجراتی (ہندوستانی) تاجروں کی مخلصانہ مساعی کی بدولت ہے۔ وہاں بعض رائج الوقت قرائن بھی ایسے ہیں جو اس حقیقت کو اور بھی اجاگر کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ عربی کا ابتدائی قاعدہ پڑھنے کا طریق باوجود زمانہ کے بعد اور زبان کے اختلاف کے آج بھی یہاں وہی طریق رائج ہے۔ جیسا کہ ہندوستان میں ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔ یہاں کے بچے جب عربی حروف کی حرکات کو پڑھنا شروع کر دیتے ہیں تو کہتے ہیں

الف زبر اَ الف زیر اِ الف پیش اُ
بے زبر بَ بے زیر بِ بے پیش بُ

یہ وہی طریق ہے جو ہمارے ہاں رائج ہے۔

پس یہ ایک واضح حقیقت ہے جس کا اعتراف کھلے طور پر کیا جاتا ہے۔ کہ یہاں پر اسلام ہندوستان کے گجراتی مسلمانوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے اس عظیم الشان کام کو نہایت ہی خوش اسلوبی سے اور قابل تعریف رنگ میں سرانجام دیا۔ ابتداء بے شک وہ ایک اجنبی تاجر کی حیثیت سے وارد ہوئے۔ مگر انہوں نے جلد ہی اس ملک کو اپنا وطن اور یہاں کے باشندوں کو اپنا بھائی بنا لیا۔ اور بالکل یہیں کے ہو گئے اور پھر آپس میں ایسے گھل مل گئے کہ ڈھونڈنے سے بھی آج ان کی کوئی الگ وجود مشکل سے ملے گا۔

اللہ تعالیٰ ان مجاہدین پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے آمین۔

درخواست ہائے دعا

برادرم ڈاکٹر احسان علی صاحب کے دل کے بائیں پردے میں خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ تھوک میں خون آتا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار محمد رحمت اللہ قادیانی ربوہ

ہندوستان کا عظیم مصلح ـ بدھ علیہ السلام

از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی

خدا تعالیٰ کا قدیم سے یہ دستور چلا آرہا ہے۔ کہ جب دنیا پر کفر و ضلالت کی گھٹائیں چھا جاتی ہیں۔ فسق و فجور عام ہو جاتا ہے۔ روحانیت مر جاتی ہے۔ بدی کا دور دورہ ہوتا ہے لوگ خدا تعالیٰ اور اس کے دین سے ہٹ جاتے ہیں۔ اور اختلافات بڑھ جاتے ہیں تو وہ بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے اپنا کوئی برگزیدہ بھیجتا ہے

اس غیر متبدل قانون کے مطابق مسیح علیہ السلام کی پیدائش سے قریباً پانچ سو سال قبل جبکہ ہندوستان میں طوائف الملوکی کا دور دورہ تھا۔ ملک بھر میں جہالت اور تاریکی نے ڈیرہ جمایا ہوا تھا۔ علم اور روحانیت دنیا سے کوچ کر چکے تھے۔ ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ سے برسر پیکار تھا۔ برہمنوں نے قوم کو ضلالت اور تنزل کے گڑھے میں گرا دیا تھا۔ طرح طرح کی بدعتیں پیدا ہو چکی تھیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے ایک برگزیدہ یعنی حضرت بدھ علیہ السلام کو دنیا میں بھیجا۔ کہ وہ بھٹکے ہوئے لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف لائیں۔ اور انہیں خالق حقیقی کی طرف متوجہ کریں۔ آپ نے برہمنوں کے خیالات کے خلاف آواز اٹھائی اور ایک ایسی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی جو اس وقت کے حالات کی اصلاح کا ذریعہ تھی۔ اس تعلیم کے نتیجہ میں دنیا سے خرابی و فساد دور ہوا اور امن دامان پھر سے قائم ہو گیا۔

حضرت بدھ علیہ السلام کی لائی ہوئی تعلیم نے لوگوں کو بہت جلد اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ اور ہر طبقہ کے لوگ گروہ در گروہ آپ کے متبعین میں شامل ہو گئے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس وقت آپ کے ماننے والوں کی تعداد پچاس کروڑ کے قریب ہے۔ اور دنیا کا ایک بہت بڑا حصہ آپ کی بزرگی کا قائل ہے۔ اس وقت بدھ مذہب نیپال۔ تبت۔ تاتار۔ سیام۔ برما اور سیلون کے علاوہ چین اور جاپان میں بھی رائج ہے یورپ میں بھی اس کے متبعین پائے جاتے ہیں۔

کوہ ہمالیہ کے دامن میں جنوبی نیپال کے ضلع گورکھپور سے ایک گاؤں "کپل وستو" کو آپ کا وطن ہونے کا فخر ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش سے قریباً چھ سو سال قبل اس علاقہ میں سورج بنسی خاندان کی ایک شاخ "ساکیہ" نامی آباد تھی۔ اس کا حکمران راجہ "شدھودن" تھا۔ جو اس خاندان کا سرپرست اور نگران تھا۔ راجہ شدھودن

دراصل ایک بڑا زمیندار تھا۔ اور عرف عام میں ان دنوں بڑے زمینداروں کو راجہ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ "شدھودن" کی دو بیویاں تھیں۔ جن کے نام "مہا مایا" اور "پرجاوتی" تھے یہ دونوں حقیقی بہنیں تھیں۔ اور ایک ملحقہ ریاست کے حکمران کی بیٹیاں تھیں "شدھودن" بوڑھا ہو چکا تھا۔ اور دونو بیویاں بھی اپنی عمر کی اس حد تک پہنچنے والی تھیں۔ جب عورت سے کسی بچہ کی پیدائش کی امید نہیں کی جا سکتی۔ لیکن وہ اولاد سے محروم تھا۔ جس کی وجہ سے اسکے چہرہ پر رنج وملال کے آثار بڑھتے جاتے تھے۔ اور وہ ہر وقت کبیدہ خاطر رہتا تھا۔ اور سوچتا تھا۔ کہ اس کی موت کے بعد "ساکیہ" خاندان کا کون سرپرست و نگران ہوگا۔

"شدھودن" اپنے ظاہری حالات کی وجہ سے مایوسی کی حد تک پہنچ چکا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے کو اس کا بے اولاد رکھنا منظور نہ تھا چنانچہ اس کی بیوی "مہا مایا" کو ۵۰ سال کی عمر میں حمل ہوا۔ وضع حمل کے قریب وہ اپنے خاوند سے اجازت لے کر اپنے میکے "دیودہ نگر" جو کپل وستو سے جانب مشرق واقع تھا۔ جا رہی تھی کہ رستہ میں ایک باغ "لمبنی" نامی میں سستانے کے لئے ٹھہر گئی۔ اس باغ میں ایک درخت کے نیچے۔ اس کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جو بعد میں بدھ کہلایا۔

بچہ کی پیدائش کی خبر جب "کپل وستو" میں پہنچی تو وہاں اس ولادت باسعادت پر خوشیاں منائی گئیں۔ اور بچہ و زچہ دونوں کو نہایت شان و شوکت کے ساتھ "کپل وستو" لے جایا گیا۔ ولادت سے سات دن بعد آپ اپنی والدہ کے سایۂ عاطفت سے محروم ہو گئے۔ آپ کی والدہ کی وفات کے بعد آپ کی حقیقی خالہ اور سوتیلی والدہ "پرجاوتی" نے آپ کی پرورش کا ذمہ لیا۔ والدین نے آپ کا نام "گوتم" رکھا لیکن جوانی کی عمر میں آپ نے قریباً قریباً اس نام کو ترک کر دیا۔ آپ اپنے آپ کو "شہزادہ سدھارتھ" کے نام سے دنیا کے سامنے پیش کرتے رہے۔ آپ اپنی زندگی میں کبھی کبھی "بدھ" کا لقب بھی استعمال کیا کرتے تھے۔ لیکن اس کا نام رواج آپ کی وفات کے دو تین صدیاں بعد ہوا۔ "سدھارتھ" کے معنی ہیں مراد حاصل ہوئی۔ آپ کے کئی اور نام بھی تھے۔ جن میں سے "شاکیہ منی" اور "تتھاگت" بھی ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ نام کرن کی رسم ادا کرنے کے وقت ۸ نجومی بلائے گئے۔ انہوں نے متفقہ طور پر بتایا۔ کہ نومولود تارک الدنیا ہو جائے گا۔ اور ایک نے تو یہاں تک بتایا۔ کہ یہ لڑکا دنیا کے جملہ عقلمندوں کا راہنما ہوگا زمین سے جہالت اور تاریکی کو دور کرے گا۔ اور اپنے پیرووں کے دلوں کو حکمت حسن و اخلاق اور نیکی و ہمدردی سے بھرپور کر دیگا سابق پیشگوئیوں میں یہ ذکر تھا۔ کہ سدھارتھ بیمار اور بوڑھے اور مردے کو دیکھ کر دنیا سے منہ موڑے گا۔ اور عقل کامل کے مرتبہ پر فائز ہوگا۔ نام کرن کی رسم کے موقعہ پر بھی جب نجومیوں نے اس قسم کی بعض باتیں کہیں تو شدھودن بہت فکر مند ہوا۔ اس نے حکم دیدیا۔ کہ کوئی بیمار۔ بوڑھا یا مردہ سدھارتھ کے سامنے نہ لایا جائے۔ مبادا کہ سدھارتھ انہیں دیکھ کر دنیا سے منہ موڑے۔ لیکن ان تدابیر کے باوجود سیر کے دوران میں باری باری یہ سب چیزیں آپ کے سامنے آئیں آپ نے اپنے رتھبان کے ذریعہ معلوم کیا۔ کہ انسان کو لازمی طور پر ان حالتوں میں سے گزرنا پڑے گا چنانچہ آپ نے ارادہ کر لیا کہ وہ حقیقی اور دائمی زندگی کی تلاش کرنے کے لئے اپنی زندگی وقف کر دیں گے۔

مہاتما بدھ بچپن میں نہایت شکیل تھے۔ آپ تضیع اوقات کو پسند نہیں کرتے تھے آپ خلوت میں بیٹھ کر غور و فکر کرنے کے عادی تھے ثابت قدمی اور مستقل مزاجی آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

جونہی آپ جوان ہوئے۔ آپ کی شادی کر دی گئی۔ ویسے بھی ہر قسم کا ممکن دنیوی آرام و آسائش آپ کے لئے مہیا کر دیا گیا تھا۔ تا آپ ہر وقت دنیا کی طرف متوجہ رہیں۔ اور ترک دنیا کا خیال دل میں نہ لائیں۔ آپ کی شادی راجہ "دنڈپانی" کی لڑکی "یشودھرا" (جس کا دوسرا نام گوپا بھی تھا) سے ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ شادی کے موقعہ پر شہزادہ سدھارتھ نے اپنی جسمانی طاقت و قوت کا مظاہرہ کیا۔ اور فنی کمالات دکھائے۔ اور اس طرح لوگوں کو بتایا۔ کہ آپ روحانی علوم کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم و فنون سے بھی غافل نہیں ہیں۔

شادی کے کچھ عرصہ بعد "یشودھرا" نے ایک منذر خواب دیکھا۔ جس کی وجہ سے وہ بہت گھبرائی۔ اس نے اپنا یہ خواب "سدھارتھ" سے بیان کیا۔ آپ نے بتایا۔

. . . .

. . . .

. . . . کہ اس خواب کی وجہ سے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ تمام عالم میں تمہاری توقیر ہوگی۔ اہل دنیا کے درد و غم دور کرنے میں تم بے نظیر ہوگی اور میں جہالت اور تاریکی کو دور کرنے کے لئے آفتاب حقیقت بنوں گا۔ اور انسانوں کے دکھ اور درد دور کرنے کے لئے اپنی زندگی وقف کر دوں گا۔

تھوڑا ہی عرصہ بعد آپ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام "راہول" رکھا گیا اس بچہ کی پیدائش سے تھوڑا عرصہ بعد آپ نے ایک رؤیا کی بناء پر جو آپ کو چار دفعہ ہوئی۔ اس کا پختہ ارادہ کر لیا کہ آپ اپنے گھر کو چھوڑ کر نکل جائیں گے۔ آپ نے اپنے باپ پر اس ارادہ کو ظاہر کیا۔ تو اس نے آپ کو باز رکھنے کی انتہائی کوشش کی لیکن آپ اپنی بات پر قائم رہے۔ محل کے دروازوں پر پہرہ بٹھا دیا گیا۔ تا "سدھارتھ" باہر نہ جا سکیں۔ لیکن رات کو "سدھارتھ" اپنی خوابیدہ بیوی اور بچے پر آخری نظر ڈال کر گھوڑے پر سوار ہوئے۔ اور محل کے دروازہ کی طرف آئے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسے سامان پیدا کر دیئے گئے۔ کہ پہریدار غافل ہو گئے۔ اور آپ کامیابی کے ساتھ اپنے مشن پر روانہ ہو گئے۔

گھنے جنگلات میں پہنچکر "سدھارتھ" نے اپنی پگڑی پھاڑ ڈالی۔ اور بال کاٹ دیئے اور ایک بھکشو کا بھیس اختیار کر لیا۔ آپ کئی برہمنوں کے پاس گئے۔ اور ان کی ہدایت کے مطابق خلوت کی زندگی بسر کرنا شروع کی۔ اور اپنے آپ کو ایک عظیم مقصد کے لئے وقف کر دیا۔

چلہ کشی کے دوران میں پانچ بھکشو آپ کے شاگرد بن گئے۔ انہوں نے آپ کی بڑی خدمت کی۔ چھ برس تک ریاضت اور مراقبہ کا سلسلہ جاری رہا۔ کثرت ریاضت کی وجہ سے آپ کا بدن سوکھ کر کانٹا بن گیا۔ آپ نے کوئی مشقت ایسی نہ چھوڑی۔ جسے آپ نے اپنے اوپر نہ ڈالا تا کسی قسم کی روحانی کمزوری آپ کو "بدھی" سے پیچھے نہ رکھے۔ آپ کی جسمانی حالت اس قدر خراب ہو گئی کہ ایک موقع پر آپ کے ساتھی بھکشو بھی یہ شناخت نہ کر سکے کہ آپ مردہ ہیں۔ یا زندہ۔ اس سخت ریاضت کے باوجود جب آپ کو مقصد حاصل نہ ہوا۔ تو آپ اپنی جگہ سے اٹھے اور جسم کی مناسب احتیاط شروع کر دی۔ اسی دوران میں آپ کو الہامی طور پر بتایا گیا۔ کہ جسم کو حد سے زیادہ محنت اور مشقت میں ڈالنا منزل مقصود کا صحیح راستہ نہیں۔ بلکہ جسم کی جائز حفاظت کرنا اور حد اعتدال کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ چونکہ آپ کے ساتھی بھکشوؤں میں یہ خیال جاگزیں ہو گیا تھا۔ کہ جسم کو مشقت میں ڈالے بغیر روحانی کامیابی ممکن نہیں۔ اسلئے پہلا طریق ترک کرنے پر وہ آپ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ اور آپ بھی راجگرہ کے قریب ایک غار میں اقامت پذیر ہو گئے۔ اور وہاں گیان دھیان میں لگ گئے

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے زمانہ کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا۔ اور اصلاحِ خلق کا مشن آپ کے سپرد کیا گیا۔ چنانچہ جس رات "گیا" میں ایک پیپل کے درخت کے نیچے آپ پر تجلی ہوئی۔ آپ اپنے مشن کو سرانجام دینے کے لئے روانہ ہو گئے۔ "بدھ" چونکہ خیال کرتے تھے۔ کہ ان کی تعلیم ہر شخص نہیں سمجھ سکتا۔ اس لئے وہ اس کے عام پرچار سے ہچکچائے۔ لیکن القائے ربانی کے ذریعہ انہیں بتایا گیا۔ کہ دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جن کی عقلِ رسا سے بعید نہیں۔ کہ وہ اس تعلیم کو سمجھ سکیں۔ اس پر آپ نے تہیہ کر لیا۔ کہ آپ اس تعلیم کی طرف دوسروں کو بھی بلائیں گے چنانچہ آپ اپنی باقیماندہ زندگی تبلیغ میں صرف کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔

آپ کو خیال پیدا ہوا۔ کہ آپ پہلے اپنے دو برہمن استادوں "آ الارا کالام" اور "رام پترا دھیک" کو اس نور سے منور کریں جو آپ کو حاصل ہوا۔ لیکن یہ معلوم ہونے پر کہ وہ دونوں وفات پا چکے ہیں۔ آپ بنارس کی طرف روانہ ہو گئے۔ اتفاق سے آپ کے پرانے شاگرد پانچوں بھکشو وہاں مل گئے۔ جو بنارس سے چند میل کے فاصلہ پر "ہرن بن" میں اپنے خیالات کے ماتحت عبادت و ریاضت میں مصروف تھے انہوں نے اس خیال سے کہ ان کی استقامت میں فرق آ گیا ہے۔ "بدھ" کو آتا دیکھ کر باہم مشورہ کیا۔ کہ ان کے آداب اور تعظیم کے قواعد بجا لانا مناسب نہیں۔ چنانچہ چار بھکشوؤں نے آپ سے بیگانہ وار سلوک کیا۔ اور پانچویں نے آپ کو آسن بنا کر دیا۔ "بدھ" اپنی خداداد فراست سے ان کا ارادہ سمجھ گئے۔ اور فرمایا میں آپ جیسا ہی بشر ہوں۔ صرف فرق یہ ہے۔ کہ مجھے راہِ نجات مل گئی ہے۔ اور تم اس سے ابھی تک محروم ہو۔ چنانچہ آپ نے انہیں تقویٰ کی وہ تمام راہیں بتلائیں۔ جو فیضانِ الٰہی سے آپ پر نازل ہوئی تھیں۔ نیز بتایا۔ کہ میری راہ ایک وسطی راہ ہے۔ جو افراط و تفریط سے بچاتی ہے۔ پانچوں بھکشو کچھ عرصہ کے مباحثہ کے بعد آپ پر ایمان لے آئے۔ ان پانچوں بھکشوؤں کے نام۔ "کوڈانیہ" "باپا" "بھدریہ" "مہانام" اور "آشوجیت" ہیں۔

جب آپ کے ماننے والوں کی تعداد ساٹھ تک پہنچ گئی۔ تو آپ نے انہیں مختلف مقامات پر تبلیغ کے لئے بھیجا۔ اور انہیں ہدایت دی۔ کہ وہ کسی ایک جگہ پر مقام نہ کریں۔ چنانچہ ان ساٹھ شاگردوں نے ہندوستان کے مختلف حصوں میں بڑے زور سے تبلیغ کی۔ اور ملک میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ جب شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی۔ تو ان میں سے ایک حصہ کو راہب خانوں میں بھی اقامت پذیر ہونا پڑا جو مالدار مریدوں نے تعمیر کروائے تھے۔

(باقی)

خدام الاحمدیہ نوشہرہ و کراچی کا عید کے موقعہ پر پروگرام

نوشہرہ ۲۶ مئی۔ مجلس خدام الاحمدیہ نوشہرہ نے مورخہ ۲۴ مئی بوقت چھ بجے صبح عید کی تفریحات کے سلسلہ میں دریائے کابل کے کنارے زیرِ قیادت قائد مجلس مکرم عبدالستار صاحب خادم پکنک منائی جس کی مختصر کارروائی پیشِ خدمت ہے۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد خدام الاحمدیہ کا عہد اور اس کے علاوہ دو عہد یعنی اول "ہم سلسلہ میں تفرقہ کو برداشت نہیں کریں گے۔ اور ہر قربانی سے اسے مٹانے کی کوشش کریں گے" اور دوم یہ کہ "ہم ہر کام محنت سے کریں گے۔ اور ناکامی کی صورت میں اس کے نتیجہ کو خدا کی طرف منسوب نہیں کریں گے۔" بھی دہرائے گئے۔

پھر مندرجہ ذیل پروگرام عمل میں لایا گیا:-

(۱) ہر خادم سے بطور مشق کے "تلاوت قرآن کریم" کرائی گئی۔

(۲) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفضل کی تازہ اشاعت میں عید کے موقعہ پر سنائے جانے والے خطبہ کی روشنی میں کہ عید کو ایسے رنگ میں منایا جائے۔ کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اس عید میں شریک سمجھے جائیں۔ ہر خادم سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پر تقریر کرائی گئی۔ تاکہ خدام ان بیان کئے گئے اخلاقِ حسنہ کو یاد رکھیں۔ اور ان کے مطابق اپنے اعمال بنائیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ کے مندرجہ ذیل پہلو بیان کئے گئے:-

(۱) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عفو۔ (۲) مظلوموں کی امداد (۳) بیواؤں کی خبر گیری (۴) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بہادری (۵) اللہ تعالیٰ کے نام کے لئے غیرت (۶) آپ کا ذوقِ عبادت اور خدا سے محبت (۷) اور صحابہؓ سے حسن سلوک وغیرہ وغیرہ۔ نیز اس طور پر خدام میں فی البدیہہ تقریر کرنے کی مشق کو بھی مدنظر رکھا گیا۔

(۳) خدام کے علمی مقابلہ میں سلسلہ سے متعلق بعض اہم واقعات اور معلومات دریافت کی گئیں۔

(۴) خدام نے روکوں والی دوڑ میں حصہ لیا۔

(۵) خدام کی پھلوں سے تواضع کی گئی۔ اور اس دوران میں بیت بازی جاری رہی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار درثمین اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے کلام محمود تک محدود تھی۔

(۶) "لیڈر کی پہچان" ایک کھیل کھیلا گیا۔ جس میں ایک خادم اپنی باری دینے کے لئے خدام کے حلقہ سے باہر رہتا اور باقی خدام ایک لیڈر کے ماتحت اس کے اشارے پر اپنے ہاتھ کی حرکتیں بدلتے اور باری دینے والا خادم لیڈر کو پہچاننے کی کوشش کرتا۔

(۷) معائنہ اور مشاہدہ کے مقابلہ میں نو چیزیں معمولی جھلک سے باری باری خدام کو دکھائی گئیں۔ اور یادداشت کا امتحان کرنے کے لئے ان کے نام پوچھے گئے۔

آخر میں قائد صاحب محترم نے خدام سمیت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعا کی اور اس طرح یہ مبارک اور تفریحی تقریب جو روحانی و جسمانی سرور اپنے اندر رکھتی تھی۔ بوقت نو بجے بخیر و خوبی ختم ہوئی۔ خدام نے اس پروگرام کو بہت سراہا۔ اور دلچسپی لی۔ اور اسے جماعتی تعلیمی و تربیتی ترقی کی طرف ایک نیا قدم قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان کوششوں کو بارآور فرمائے۔ آمین۔

محمد نصیب عارف معتمد مقامی مجلس خدام الاحمدیہ نوشہرہ۔

کراچی مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۵۵ء بروز جمعۃ المبارک ساڑھے پانچ بجے احمدیہ ہال میں مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے زیر اہتمام عید پارٹی کا انتظام کیا گیا۔ تا خدام عید کی خوشی میں باہم مل بیٹھ کر محظوظ ہو سکیں۔ اس تقریب میں جناب نائب قائد صاحب راولپنڈی کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ جنہوں نے مجلس سے اپنا تعارف کرانے کے بعد کہا۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کو چاہیئے۔ کہ جب بھی وہ دیگر مجالس میں جائیں۔ تو وہاں کی مجالس کی تنظیم کا مطالعہ کریں۔ اور اچھی باتیں اخذ کر کے اپنی مجالس میں جاری کروائیں۔ مجلس کراچی کی طرف سے جناب چودھری عبدالمجید صاحب ناظم عمومی نے نائب قائد صاحب راولپنڈی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ مجلسوں میں مسابقت کی روح پیدا کرنا بڑی ضروری بات ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فاستبقوا الخیرات۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اپنے خطبات میں نوجوانوں کو مسابقت کی روح پیدا کرنے کے متعلق تلقین فرمائی ہے۔ اس لئے ہمیں دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام و احمدیت کی حقیقی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر میں مکرم خان رفیع الزمان خان صاحب نے دعا فرمائی۔ اور یہ تقریب ختم ہوئی۔

خادم بشیر الدین احمد سامی معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

مولانا نذیر احمد علی صاحب کی وفات پر

پاکستان کی بعض جماعتوں کی طرف سے تعزیت کی قرارداد

جماعت احمدیہ لاہور: ۲۷ مئی ۱۹۵۵ء کے روز خطبہ نماز جمعہ سے قبل مکرم جناب امیر صاحب کی تحریک پر جماعت احمدیہ لاہور نے قرارداد تعزیت منظور کی جس میں مکرم الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب کی اچانک وفات پر دلی رنج و الم کا اظہار کیا گیا۔ اور آپ کی شاندار اسلامی خدمات کے باعث نہایت پُر زور الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا گیا۔ اور دعا کی گئی۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی روح پر سلامتی نازل فرمائے۔ اور آپ کے درجات بلند فرمائے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ میرپور خاص: جماعت احمدیہ میرپور خاص نے مورخہ ۲۷ مئی ۵۵ء کو بعد نماز جمعہ مولانا نذیر احمد علی صاحب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھ کر حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا۔

"جماعت احمدیہ میرپور خاص مولانا نذیر احمد علی صاحب کی خدمتِ دین کے سلسلہ میں غریب الوطنی کی حالت میں وفات پر دلی غم کا اظہار کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے اعزا و اقرباء اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ جماعت احمدیہ میرپور خاص بالخصوص مرحوم کے والد محترم بابو فقیر علی صاحب کے ساتھ شریک غم ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ اور ان کے زخمی دل پر اپنی ہمدردی کا مرہم رکھے۔" آمین

عبدالقادر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میرپور خاص

جماعت احمدیہ پشاور: احباب جماعت احمدیہ پشاور نے مکرم مولانا مولوی نذیر احمد علی صاحب کی وفات کی خبر بہت رنج و الم سے سُنی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کل مورخہ ۲۷ - ۵ - ۵۵ کو بعد نماز جمعہ ہر دو مساجد پشاور شہر اور سول کوارٹرز میں مرحوم و مغفور کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اور مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعائیں کی گئیں۔ سب احباب جماعت احمدیہ پشاور مرحوم کے والد بزرگوار بابو فقیر علی صاحب اور مرحوم کے جملہ لواحقین کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو علیین میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور سب لواحقین کو صبر اور اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار شمس الدین امیر جماعت احمدیہ پشاور

زعماء صاحبان انصار کی ذمہ واری

توسیع اشاعت اخبار الفضل کے متعلق

یوں تو توسیع اشاعت اخبار الفضل کے متعلق ہر ایک احمدی پر ذمہ واری عاید ہوتی ہے۔ جس کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء پر خاص طور پر بدیں الفاظ تحریک فرمائی تھی کہ:۔

"سلسلہ کے اخبارات میں سب سے اوّل "الفضل" کا مقام ہے۔ اور یہی حقیقت ہے۔ الفضل ایک روزنامہ ہے جس کے ذریعہ احباب کو ہر روز سلسلہ کی خبریں پہنچتی ہیں اور احباب کا تعلق سلسلہ سے روز بروز مضبوط تر ہوتا جاتا ہے۔ اور ایمان کے لئے باعثِ ازدیاد ہوتا ہے" اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہیئے "الفضل" جماعت احمدیہ کا قومی اور مرکزی اخبار ہے۔ لیکن اس کی اشاعت جماعت کی وسعت کے مقابل پر بہت کم ہے۔ احباب کو اس کی اشاعت بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے"

حضور ایدہ اللہ کے متذکرہ بالا ارشاد کے پیش نظر اس اخبار کی اہمیت کے متعلق کچھ زیادہ کہنے سننے کی چنداں ضرورت نہیں رہتی۔ ہر ایک احمدی حتی الوسع اس کی توسیع اشاعت کے لئے کوشاں ہوگا۔ لیکن جلسہ سالانہ پر نہ تو ہر ایک احمدی کے لئے براہ راست حضور کے ارشادات کو سننے کا موقع ملتا ہے اور نہ اخبارات میں اخبار الفضل کی توسیع اشاعت کے متعلق اعلانات پڑھنے اور سننے کا۔ بعض دیہاتی جماعتوں کے متعلق تو یہ بھی علم ہوا ہے کہ وہاں پر اخبار الفضل جاتا ہی نہیں۔

اس لئے زعماء صاحبان انصار کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقۂ اثر میں "الفضل" کے خریدار بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ تا احباب اس اخبار کو پڑھ کر خود بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور غیر از جماعت لوگوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔ بلکہ ذی ثروت احباب سے تحریک کر کے غیر از جماعت لوگوں کے نام اخبار مفت جاری کرانے کی کوشش کریں۔ اس کے علاوہ ہر ایک مجلس انصار اپنے مقامی ضروریات کے فنڈ سے اخبار الفضل خرید کر غیر از جماعت لوگوں کے لئے وقف کر سکتی ہے۔ جو بہت چھوٹی مجالس انصار ہیں اخبار الفضل نہ خرید سکیں۔ باہمی چندہ کر کے خطبہ نمبر خرید کر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔

الغرض اس بارہ میں زعماء صاحبان کو پوری توجہ سے کام لینا چاہیئے اور جو کچھ کوشش کی جائے اس کا تذکرہ اپنی ماہوار رپورٹ میں بھی کرتے رہیں۔

نوٹ:۔ روزانہ الفضل کی سالانہ قیمت ۲۴/ روپے اور خطبہ نمبر کی پانچ روپے ہے۔

نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

عید فنڈ۔ فطرانہ

عید فنڈ کلیۃً مرکزی مد ہے۔ لیکن فطرانہ میں سے اجازت ہے کہ حسب ضرورت جتنی رقم مناسب ہو مقامی مساکین میں تقسیم کر دی جائے۔ اس کے بعد جو رقم باقی بچے وہ مرکز میں بھیج دی جائے۔ سیکرٹری صاحبان مال کو چاہیئے کہ عید فنڈ کی کل رقم اور فطرانہ کی بقایا رقم دوسرے چندوں کے ہمراہ مرکز میں بھجوا دیں۔ ناظر بیت المال ربوہ

ولادت

۲۴ مئی ۱۹۵۵ء کو میرے لڑکے کپتان سید محمود احمد شاہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے لڑکی عطا فرمائی۔ نومولودہ سید دلاور شاہ صاحب مرحوم کی نواسی اور میری پوتی ہے۔ احباب بچی کے صالحہ اور خادمہ دین ہونے کی دعا فرمائیں۔

سید غلام حسین شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھلوال ضلع سرگودھا

چندہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء

جماعت احمدیہ کے قیام کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کے لئے سالانہ جلسہ کا انعقاد بھی ایک اہم ذریعہ ہے اور اسے خود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع کیا تھا جوں جوں وقت گذرتا جاتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے فوائد زیادہ نمایاں اور زیادہ وسیع ہوتے جاتے ہیں۔ جماعت کے لئے مجموعی طور پر تزکیہ نفس حاصل کرنے۔ پچھلے سال کے کام کا جائزہ لینے اور آئندہ کے پروگرام کے متعلق واقفیت حاصل کرنے اور سب سے بڑھ کر امام وقت کے ارشادات سے بہرہ ور ہونے کا اس سے اچھا موقعہ اور کوئی نہیں ہوتا۔

اس جلسہ کے اخراجات کے لئے رقم فراہم کرنے کی خاطر ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایام مبارک سے ہی چندہ جلسہ سالانہ ایک علیحدہ اور مستقل چندہ کے طور پر جاری ہے جس کی شرح ہر دوست کی ماہوار آمد کا دس فی صدی ہے۔ گویا اگر کسی دوست کی آمد دو سو روپیہ ماہوار ہو تو اس کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ بیس روپے واجب الادا ہوگا۔ یہ چندہ جلسہ سالانہ تک بالاقساط بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہمارے ملک کے مخصوص حالات کی وجہ سے یہ ضروری ہوتا ہے کہ ابتدائی سال میں ہی اجناس اور دوسری اشیاء مثلاً ایندھن وغیرہ خرید لئے جائیں تا اخراجات میں کفایت رہے ورنہ بعض جلسہ سالانہ کے قریب جا کر اس کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے۔

اندریں حالات میں جماعت کے تمام احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ابھی سے چندہ جلسہ سالانہ کے جمع کرنے میں پورے خلوص اور توجہ سے لگ جائیں اور جتنی جلدی ہو سکے اتنی رقم فراہم کر دیں کہ اجناس اور دوسری اشیاء جن کے خریدنے کا اب موقعہ ہے۔ ان کے لئے وہ رقم کافی ہو سکے۔

یہ بھی یاد رہے کہ جلسہ سالانہ کا چندہ لازمی ہے۔ پس جس طرح چندہ عام اور حصہ آمد کے بقایا جات وصول کرنے ضروری ہیں اسی طرح جلسہ سالانہ کے بقایا جات کی وصولی کا بھی انتظام کیا جائے۔ ناظر بیت المال ربوہ

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے دورہ کا پروگرام

۳۱ مئی کے الفضل میں زیر عنوان "نظارت تعلیم و تربیت کا دورہ" چھپ چکا ہے۔ دورہ بجائے یکم جون کے ۹ جون کو شروع ہوگا۔ پروگرام ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ تمام جماعتیں ۳۱ مئی کے الفضل کا نوٹ ملاحظہ فرمائیں۔ نیز نظارت ہذا کے اعلان مندرجہ ۱۱ نومبر ۱۹۵۴ء کے مطابق تمام جماعتیں معائنہ بک رکھیں۔ دورہ کی جماعتوں میں اس کی بھی پڑتال ہوگی اور معائنہ لکھا جائے گا۔ پروگرام دورہ حسب ذیل ہے

نمبر شمار	جماعت ہائے احمدیہ	ضلع	تواریخ قیام
(۱)	لائل پور۔ گھسیٹ پور۔	ضلع لائلپور	۹ تا ۱۱ جون
(۲)	سانگلہ ہل۔ چک ۱۱۷ جھور	" شیخوپورہ	۱۲ " ۱۴ "
(۳)	وزیر آباد	" گوجرانوالہ	۱۵ " ۱۶ "
(۴)	گجرات۔ کالرہ۔ دیوان سنگھ	" گجرات	۱۷ " ۱۹ "
(۵)	جہلم۔ کالا گوجراں	" جہلم	۲۰ " ۲۲ "
(۶)	گوجرخاں۔ چنگا بنگیال	" راولپنڈی	۲۳ " ۲۵ "
(۷)	راولپنڈی (حلقہ جات)		۲۶ " ۲۹ "
(۸)	کیمل پور چھچھ	" کیمل پور	۳۰ " ۳ جولائی
(۹)	نوشہرہ۔ کوہاٹ		۴ " ۷ "
(۱۰)	مردان ٹوپی معہ مضافات		۸ " ۱۵ جولائی

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) عزیزم کریم احمد نعیم نے پنجاب یونیورسٹی سے بی فارمیسی کا امتحان نمایاں کامیابی سے پاس کیا ہے اور عزیز یونیورسٹی میں اول آیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز کی اس کامیابی کو سلسلہ کے لئے اور ہمارے خاندان کے لئے بابرکت بنائے۔ ڈاکٹر محمد احمد ابن ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب

(۲) خاکسار کے چچا میاں کالا خان صاحب عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میں خود کئی پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ دعا کریں کہ خدا تعالےٰ تمام مشکلات کو دور فرمائے۔ آمین محمد عبد اللہ خاں راجوہ کارکن خلافت لائبریری ربوہ

بھارتی فوجیوں نے ایک پاکستانی لڑکی کو ہلاک کر دیا تھا

حادثہ نیکووال کے متعلق فوجی مبصرین کی رپورٹ

کراچی یکم جون۔ کشمیر میں اقوام متحدہ کے فوجی مبصرین نے حادثہ نیکووال کے متعلق جو رپورٹ دی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی ذمہ داری پاکستان کی سرحدی پولیس پر عاید نہیں ہوتی۔ اس سلسلہ میں پہل ہندوستانی فوج کی طرف سے ہوئی تھی جس نے ایک پاکستانی لڑکی کو گولی کا نشانہ بنا دیا تھا

فوجی مبصرین کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ حادثہ نیکووال سے پیشتر بھارتی ٹریکٹر ورکرز کی ٹیم نے فوج کی حفاظت میں ایک ایسے قطعہ اراضی میں ہل چلانا شروع کر دیا تھا جو گورنمنٹ فارم کا حصہ نہیں۔ درحقیقت یہاں حال ہی میں فصل کاٹی گئی تھی۔ بھارتی ٹیم کے اس اقدام کو پاکستانی دیہاتیوں نے زبردستی قبضہ تصور کیا اور مداخلت کرنی چاہی۔ بھارتی فوج کے ارکان اور دیہاتیوں کی بحث وتمحیص پر بھارتی فوجیوں نے دیہاتیوں کو ڈرانا چاہا اور ڈرانے کے لئے ایک گولی بھی چلا دی جس سے ایک لڑکی ہلاک ہو گئی۔

مبصرین کی رپورٹ کے مطابق پاکستانی علاقہ میں ہلاک ہونے والی لڑکی کو سامنے کی طرف سے گولی لگی تھی۔ رپورٹ میں تسلیم کیا گیا ہے کہ یہ گولی بھارتی فوجیوں سے اتفاقیہ چل گئی تھی۔

پاکستانی لڑکی کی ہلاکت کے بعد دیہاتی مشتعل ہو گئے۔ اور اس کے بعد پاکستانی سرحدی پولیس اور بھارتی فوج کے ارکان میں جھڑپ ہوئی۔ رپورٹ کے مطابق اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ پہلی گولی کس نے چلائی یا پہلا مشتبہ دانہ قدم پاکستانی سرحدی پولیس کی طرف سے اٹھایا گیا تھا۔ پاکستانی لڑکی کی ہلاکت ایک مختلف نقشہ پیش کرتی ہے اور بھارتی اخبارات کی ان اطلاعات کی تردید کرتی ہے کہ حادثہ کی ذمہ داری پاکستان پر عاید ہوتی ہے۔

عراق ترکی معاہدہ میں پاکستان چند دنوں تک شامل ہو جائیگا

انقرہ یکم جون۔ ترکی میں پاکستان کے سفیر میاں امین الدین نے روزنامہ "ظفر" کو ایک انٹرویو میں بتایا کہ پاکستان چند دنوں تک عراق ترکی معاہدے میں سرکاری طور پر شامل ہو جائیگا۔ پاکستانی سفیر نے بتایا کہ صرف بعض رسمی کارروائیاں باقی ہیں۔

گیارہ امریکنوں کو رہا کیا جائے

ہمرشولڈ کا خط

نیویارک یکم جون۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ نے چین کے وزیر اعظم مسٹر چواین لائی کو ایک خط لکھا ہے جس میں ان سے کہا گیا ہے کہ باقی گیارہ امریکی ہوا بازوں کو بھی رہا کر دیا جائے۔

مصر اور عراق کے تعلقات

بغداد یکم جون۔ عراق کے نائب وزیر اعظم مسٹر بابن نے کہا ہے کہ مصر اور عراق کے تعلقات بہتر ہو جائیں گے۔ مسٹر بابن نے جو جنرل نوری السعید کی عدم موجودگی میں وزیر اعظم کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں کہا کہ مصر اور عراق کی حال ہی میں جو بات چیت ہوئی ہے اس سے دونوں ملکوں میں کشیدگی کم ہونے کی توقع پیدا ہو گئی ہے۔

دریں اثنا عراق کے وزیر خارجہ مصر اور عراق کے تعلقات کے بارے میں شاہ عراق کو تازہ صورت حال سے آگاہ کرنے کے لئے عراق کے گرمائی صدر مقام روانہ ہو گئے ہیں۔

لنکا میں انتخابات کی تیاریاں

کولمبو یکم جون۔ لنکا کی برسر اقتدار پارٹی یونائیٹڈ نیشنلسٹ پارٹی نے عام انتخابات کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ پارٹی کے ممبروں کے نام ایک مکتوب میں ان سے کہا گیا ہے کہ وہ آئندہ انتخابات کے لئے تیاریاں شروع کر دیں۔ یونائیٹڈ پارٹی کے صدر وزیر اعظم سرجان کوٹلہ والا ہیں اور ان کی پارٹی ۱۹۵۷ء تک برسر اقتدار رہ سکتی ہے۔

چائے کا برآمدی محصول

نئی دہلی یکم جون۔ حکومت ہند نے آج سے چائے کا برآمدی محصول نصف کر دیا ہے۔ اب محصول کی شرح -/۸/- فی ہزار پونڈ سے گھٹا کر -/۴/- کر دی گئی ہے۔

کوئلے پر کنٹرول ختم

کراچی یکم جون۔ حکومت پاکستان نے کوئلے کی تقسیم اور قیمت پر کنٹرول ختم کر دیا ہے۔ کوئلے کی تقسیم اور قیمت پر کنٹرول گذشتہ جنگ کے دوران لگایا گیا تھا۔

سپین کی "نیٹو" میں شمولیت

لنڈن یکم جون۔ برطانوی دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ شمالی اوقیانوسی تنظیم کے ادارے میں سپین کی شرکت کا مخالف ہے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کے اس بیان پر تبصرہ کر رہے تھے جس میں انہوں نے نیٹو میں سپین کی شمولیت کی حمایت کی تھی

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

۱۴۱۵۴ع میں جان بی بی زوجہ حاجی محمد عبد اللہ صاحب مرحوم قوم راجپوت کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۶۹ R-B گھسیٹ پور ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ فروری ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں۔ میرے بچے اپنی زرعی آمدنی سے مجھے سالانہ مبلغ -/۵۰ روپے دیتے ہیں۔ اس آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میری وفات کے بعد جو بھی میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ الامۃ جان بی بی زوجہ حاجی محمد عبد اللہ صاحب مرحوم گواہ شد بقلم خود مرزا محمد شریف ولد محمد عبد اللہ صاحب مرحوم۔ گواہ شد قائم دین ولد وزیر خان صاحب

۱۴۱۵۶ع میں رشیدہ بیگم بنت بابو اکبر علی صاحب مرحوم قوم راٹھور پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اس وقت سوائے ایک جوڑا طلائی بالیاں قیمتی مبلغ -/۱۰۰ روپیہ اور کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔ الموصیہ۔ رشیدہ بیگم محلہ بلڈنگ مکان نمبر ۱۸۷۳/۲ بازار اچھرہ سنگھ گوجرانوالہ گواہ شد کرنل محمد عطاء اللہ برادر موصیہ۔ گواہ شد میجر عبد اللطیف برادر نسبتی موصیہ۔

۱۴۱۵۷ع میں امۃ القیوم زوجہ چوہدری احسان الحق صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۸ ج ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مبلغ -/۴۰۰ روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی وزن ۲½ تولہ قیمتی -/۲۵۰ روپے۔ زیور نقرئی وزن ۲۰ تولہ قیمت مبلغ -/۲۰ روپیہ کل میزان مبلغ -/۶۷۰ روپے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ الامۃ امۃ القیوم بقلم خود۔ گواہ شد احسان الحق خاوند موصیہ چک ۹۸ ج ب ضلع لائل پور۔ گواہ شد بوٹے خاں سکرٹری مال چک ۹۸ ج ب ضلع لائل پور۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

۱۴۱۵۸ع میں حمیدہ بیگم زوجہ شیخ غلام مجتبیٰ صاحب قوم شیخ عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بلوچستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے کانٹے طلائی وزنی دس ماشہ قیمتی -/۹۰ روپے۔ ایک انگشتری قیمتی -/۲۰ روپے اور -/۱۰ روپے ماہانہ مجھے خاوند سے بطور خرچ ملتے ہیں۔ میں اپنی اس تمام جائیداد اور آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ حمیدہ بیگم زوجہ شیخ غلام مجتبیٰ صاحب موصیہ۔ گواہ شد غلام مجتبیٰ خاوند موصیہ۔ گواہ شد عطا محمد سابق ہیڈ کلرک دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ۔

۱۴۱۶۰ع میں سرداراں بیگم زوجہ چوہدری محمود احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۸ ج ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر وصول شدہ -/۱۰۰ روپیہ زیور طلائی وزن ۱½ تولہ قیمت -/۱۵۰ روپیہ زیور نقرئی وزن ۶۰ تولہ قیمت -/۶۰ روپیہ میں اس کل جائیداد قیمتی -/۳۱۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ الامۃ سرداراں بیگم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمود احمد خاں خاوند موصیہ چک ۹۸ ج ب ضلع لائل پور۔ گواہ شد خدیجہ بیگم سکرٹری لجنہ چک ۹۸ ج ب ضلع لائل پور گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نئی دستور یہ کے قیام کے بعد ملک میں پارلیمانی حکومت بحال ہوجائیگی

پاکستان کشمیری مسلمانوں کو حق خود ارادیت دلانے کا تہیہ کر چکا ہے

وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کی ۲۵ ویں ماہانہ نشری تقریر

کراچی ۲ر جون۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے کہا ہے۔ کہ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے ساتھ اگر آئندہ ملاقات میں مسئلہ کشمیر کے بارے میں کوئی تصفیہ نہ ہو سکا۔ تو پھر بھارت کے ساتھ اس قسم کی گفت و شنید قطعی طور پر ختم کر دی جائے گی۔ کل شام انہوں نے ریڈیو پاکستان سے اپنی ماہانہ نشری تقریر نشر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایسی صورت میں بھارت کے ساتھ مزید بات چیت رکھنا بے سود ہے۔ مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ اب ہم فیصلہ کن مرحلہ پر پہنچ چکے ہیں۔ اور اگر پنڈت نہرو کے ساتھ آئندہ ملاقات میں کوئی تصفیہ نہ ہو سکا۔ تو پھر قطعی طور پر ان کے ساتھ اس سلسلے کی بات چیت ختم کر کے سیکیورٹی کونسل کو رپورٹ بھیج دی جائیگی۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ جس طرح اب دونوں ملکوں میں جذبہ موجود ہے۔ اگر یہ جذبہ اسی طرح برقرار رہا۔ تو اس مسئلے کا ضرور کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا۔

کل شام کے سات بجے حسب معمول وزیر اعظم نے ریڈیو پاکستان سے ماہانہ نشری تقریر نشر کی۔ ان کی تقریر کا انداز بڑا ادیبانہ تھا۔ انہوں نے کہا۔ کہ آج میں اپنی تقریر نشر کرتے ہوئے خداوند تعالیٰ کے حضور میں جھکا ہوا ہوں اور اس کا بے حد شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے ہمارے ملک کی کشتی کو سمندر کے طوفان سے نکال کر کنارے پر کر دیا ہے۔ اور اب ہم اپنی منزل کے بہت قریب پہنچ گئے ہیں۔ کنارے پر بھی البتہ طوفانی ہوائیں محسوس ضرور ہوں گی۔ لیکن وہ ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ مجھے امید ہے۔ کہ ان طوفانی ہواؤں کے باوجود اگر تائید ایزدی شامل حال رہی۔ تو ہم بہت جلد کنارے کے گرداب سے بھی نکل جائیں گے۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ نئی مجلس کے قیام کے لئے انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ اس ماہ تمام صوبے نئی مجلس دستور ساز کے لئے اپنے نمائندے منتخب کریں گے۔ اور امید ہے۔ کہ اس ماہ کے آخر تک ملک میں پارلیمانی نظام حکومت بحال ہو جائیگا۔ ملک کا آئین جمہوری طرز پر بنانے کے لئے کافی تیاری کر لی گئی ہے۔ لیکن اس تیاری کے باوجود ابھی تک مطلع صاف نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئی مجلس میں ایسے نمائندے موجود ہونے چاہئیں۔ جو صحیح طور پر عوام کے نمائندے ہوں۔ وزیر اعظم نے اپیل کی۔ کہ نئی مجلس دستور ساز کے لئے ایسے افراد منتخب کئے جائیں۔ جو صوبائی تعصب اور طبقاتی رقابتوں سے بالا ہوں۔ اور ملک کے لئے ایسا آئین تیار کر سکیں۔ جو عوام کی خواہشات کے مطابق ہو۔

آئینی بحران: موجودہ آئینی بحران کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ گورنر جنرل اور وزراء کی کونسل نے ملک میں آئین کا پورا احترام کیا ہے۔ مجلس دستور ساز کے قیام کے بعد ملک میں جمہوری طرز حکومت قائم ہو جائیگی۔ اگست ۱۹۴۷ء سے اب تک یعنی قیام پاکستان سے اب تک، ملک کو جن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ہم نے انہیں پورے صبر و سکون سے برداشت کیا ہے۔ ہمیں کامیابی حاصل کرنے کے لئے بڑی مشکل کا سامنا تھا۔ اور ہم نے یہ طے کیا تھا۔ کہ ہم اس زرعی ملک کو نیم صنعتی ملک بنا دیں گے۔ لیکن اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہمارے راستے میں بہت سی دشواریاں تھیں۔ راستے میں گہری خندقیں تھیں۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ ہمارے ملک کے عوام نے ہر مصیبت کا پورے حوصلے اور اعتماد سے مقابلہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں آج ہم اس قابل ہو گئے ہیں۔ کہ اپنے شاندار اور درخشندہ مستقبل کے بارے میں سوچ سکیں۔

صنعتی ترقی

مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ آزاد قوم کی حیثیت سے ہم نے اپنی زندگی کے ابھی آٹھ سال بھی پورے نہیں کئے ہیں۔ صنعتوں میں سرمایہ لگانے کے لئے ہمارے پاس نہ صرف سرمایہ کی کمی تھی۔ بلکہ ماہرین کی بھی قلت تھی۔ لیکن ان تمام مشکلات کے باوجود ہم نے صنعتی میدان میں خاصی ترقی کی ہے۔ شروع شروع میں ہمارے پاس مشینری کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں تھا۔ لیکن پھر بھی ہم اس مقصد میں کچھ کامیاب ہو گئے ہیں۔ کہ زرعی ملک کو نیم صنعتی ملک بنا دیا جائے۔

سیونگ میں اضافہ

مسٹر محمد علی نے ڈاک خانے میں سیونگ حساب کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ موجودہ صورت حال سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ملک کی مالی حالت بہت حد تک بہتر ہو گئی ہے۔ معمولی تنخواہ یا دو سو روپے سے کم تنخواہ پانے والے اشخاص کے لئے ڈاکخانے کے سیونگ حسابات ایک بنک کا کام دیتے ہیں۔ ۳۱ر مارچ ۱۹۵۳ء کو ڈاکخانوں میں ایک کروڑ تیس لاکھ روپے کی رقوم جمع تھیں لیکن ۳۱ر مارچ ۱۹۵۵ء کو یہ رقمیں دو کروڑ نوے لاکھ روپے تک پہنچ گئیں۔ بالفاظ دیگر ان کی مقدار دو چند سے بھی زیادہ ہو گئی۔

پاک افغان کشیدگی

افغانستان میں پاکستان کے سفارتی دفتروں پر حملے کے بعد دونوں ملکوں میں جو کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ وزیر اعظم نے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ افغان باشندے نہ صرف ہمارے ہمسائے ہیں بلکہ ہم مذہب بھائی ہیں۔ ہم نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے اور کرتے رہیں گے کہ اپنے ہمسایہ اور خاص کر اسلامی ملکوں سے ہمارے تعلقات خوشگوار رہیں۔ لیکن بدقسمتی سے کابل میں ہمارے پرچم کی توہین کی گئی جس سے ہمارے تعلقات کشیدہ ہو گئے

آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے اپنی پچھلی نشری تقریر میں یہ تجاویز پیش کی تھیں کہ افغانستان پاکستانی سفارتی دفتروں پر حملے کے بارے میں اظہار افسوس کرے اور قومی پرچم کی جو توہین کی گئی ہے اس کی باعزت تلافی کی جائے۔

حالیہ علامتیں امید افزا ہیں کہ افغانستان ہمارے پرچم کی توہین کی تلافی پر آمادہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ ہم نے جو تجاویز پیش کی تھیں وہ بین الاقوامی قوانین کے عین مطابق تھیں۔

مسٹر محمد علی نے کہا کہ اس سلسلے میں شاہ سعود کے خاص ایلچی شہزادہ مساعد کی کوششیں قابل تحسین ہیں۔ ہم تمام ان کے بے حد ممنون ہیں۔ اس کے علاوہ جن ملکوں نے ہمارے مطالبے کی حمایت کی ہے ہم ان کے بھی ممنون ہیں۔

عورتوں کے حقوق

وزیر اعظم نے کہا کہ متعدد خواتین کی انجمنوں نے میرے پاس درخواستیں بھیجی ہیں جن میں انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان کی ترقی کے ساتھ ساتھ ان کا معیار بھی بلند کیا جائے اور ان کے حقوق کی پوری پوری حفاظت کی جائے۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کے حقوق اور دیگر امور کے بارے میں رپورٹ پیش کرنے کے لئے ایک کمشن مقرر کیا جائے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ عورتوں کو بھی ان کے جائز حقوق ملنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف مذہب اسلام ہی ہے جس نے آج سے چودہ سو سال قبل عورتوں کو بلند حقوق دئیے تھے اور موجودہ دنیا کی کوئی قوم اس وقت تک زندہ نہیں رہ سکتی جب تک کہ وہ اپنی نصف آبادی کی فلاح و بہبود کا خیال نہ رکھے۔

شکریہ احباب اور دعا کی درخواست

میرے نام پاکستان اور بیرون پاکستان کے احمدی احباب اور بہنوں کی طرف سے بکثرت خطوط موصول ہوتے ہیں کہ انہوں نے میرے لڑکے عزیزم حمید احمد کی صحت یابی کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کی ہیں۔ چونکہ کثرت کار کی وجہ سے ہر بھائی کو علیحدہ علیحدہ جواب دینا میرے لئے مشکل ہے اس لئے میں الفضل کے ذریعہ تمام بہنوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جس بھائی اور بہن نے بھی میرے ساتھ ہمدردی اور محبت کا سلوک کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے جزائے خیر عطا فرمائے۔ چونکہ ابھی تک حمید احمد پوری طرح صحت یاب نہیں ہوا ہے اس لئے احباب جماعت صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار غلام محمد اختر (ناظر اعلیٰ)